میں اپنے مدرسے کے اساتذہ اور مدرسین کرام سے بھی باادب عرض کرونگا کہ ان پردیسیوں کو مثل اپنی اولاد کے سمجھیں اور محبت وشفقت کے ساتھ ان سے پیش آئیں اور جو کچھ جناب باری نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو دے رکھا ہے آپ اس کا حصہ انھیں بھی پہنچائیں ساتھ ہی ساتھ ان کے اخلاق وعادات کی اصلاح بھی فرماتے رہیں آپ ہی میرے دست و بازو ہیں اور مدرسے کی نیکنامی کا مدار آپ ہی کی کوششوں پر ہے مجھے بفضل خدا آپ پر پورا اعتماد ہے اور خدا کو سونپنے کے بعد میں اپنے مدرسے کے کل امور میں آپ کی مساعدت کا خواہاں ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی ان تھک دینی محنتوں کا نیک معاوضہ اور اجر جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

میں دوبارہ اپنے طالب علموں کو مرحبا کہتے ہوئے انھیں امید دلاتا ہوں کہ وہ انشاء اللہ یہاں اپنے گھر کی سی راحت پائیں گے اور مجھے اپنی ہر طرح کی خدمت میں منہمک دیکھیں گے تا وقتیکہ وہ علم کے حاصل کرنے میں اور اپنے اخلاق وعادات کو مطابق سنت درست کرنے میں اور مدرسے کے قواعد کا احترام کرنے میں پہلوتہی نہ کریں۔

آج مدرسے کے اٹھارہویں تعلیمی سال کا افتتاح ہے لو اب بسم اللہ کرو اور اپنے اسباق شروع کرو میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تم پر اپنے دین کی راہیں آسان کرے اور بھلائی کے ساتھ تمہیں تمہارے نیک اور اہم مقاصد میں جلد تر کامیاب فرمائے آمین

میں ہوں آپ سب کا خادم

عطاء الرحمٰن (مہتمم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

مردِ مسلمان

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن، نہ بخارا نہ بدخشاں

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

فطرت کا سرودِ ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفتِ سورۂ رحمان

بنتے ہیں مری کارگہِ فکر میں انجم
لے اپنے مقدر کے ستارے کو تو پہچان

(ضربِ کلیم)